P-ISSN: 2518-9719
E-ISSN: 2518-9768X

اِمتزاج

Y کیٹیگری میں منظور شدہ

شمارہ: ۲۱

(جنوری تا جون ۲۰۲۴ء)

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر عظمیٰ فرمان

شعبۂ اردو، جامعہ کراچی

ویب گاہ: www.imtezaaj.uok.edu.pk
برقی ڈاک: imtezaaj@uok.edu.pk

اِمتزاج

شمارہ: ۲۱، جنوری تا جون ۲۰۲۴ء
شعبۂ اردو، جامعہ کراچی

سرپرست

پرفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی (شیخ الجامعہ)

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر عظمیٰ فرمان (صدر نشین)

نائب مدیران

ڈاکٹر تنظیم الفردوس — ڈاکٹر تہمینہ عباس — ڈاکٹر انصار احمد — ڈاکٹر صدف تبسم

مجلسِ ادارت

ڈاکٹر صفیہ آفتاب — ڈاکٹر عظمیٰ حسن — ڈاکٹر شمع افروز — ڈاکٹر محمد ساجد خان
ڈاکٹر صدف فاطمہ — ڈاکٹر ذکیہ رانی — ڈاکٹر خالد امین — ڈاکٹر عائشہ ناز

مجلسِ مشاورت

بین الاقوامی

ڈاکٹر معین الدین جینابڑے (بھارت)
ڈاکٹر علی بیات (ایران)
ڈاکٹر ہینز ورنر ویسلر (سوئیڈن)
ڈاکٹر شفیق ویرانی (کینیڈا)

قومی

ڈاکٹر انوار احمد (ملتان)
ڈاکٹر یوسف خشک (خیر پور)
ڈاکٹر محمد کامران (لاہور)
ڈاکٹر خالد خٹک (کوئٹہ)

قیمت: ۵۰۰ روپے، بیرونِ ملک ۱۵/امریکی ڈالر کے مساوی (بہ شمول ڈاک خرچ)

فہرست

❄ اداریہ	عظمیٰ فرمان	۵
۱۔ جیلانی بانو کے ناولوں کا تانیثی مطالعہ: سیمون دی بووا کے تانیثی نظریات کے تناظر میں	آمنہ سیّد/ عامر بشیر/ شمائلہ جبین	۷
۲۔ اردو میں سوانحی دستاویزی ناول نگاری کی روایت ابتدا سے اکیسویں صدی تک	ڈاکٹر ارم صبا/ ڈاکٹر محمد زاہد عمر	۲۰
۳۔ پاکستانیت کے تناظر میں ناول ''خدا کی بستی'' کا تنقیدی تجزیہ	ڈاکٹر سیّد کامران عباس کاظمی	۳۶
۴۔ نوشی گیلانی کی منفرد شاعری کا تجزیاتی مطالعہ	ڈاکٹر شگفتہ فردوس	۵۶
۵۔ ''سدھارتھ'': انسانیت کا استعارہ	ڈاکٹر عبدالعزیز ملک/ ڈاکٹر سمیرا اکبر/ ڈاکٹر رابعہ سرفراز	۷۰
۶۔ مارکیز اور اردو فکشن کے سماجی و ثقافتی اظہاریے: تقابلی مطالعہ	ڈاکٹر عذرا یاسمین	۸۲
۷۔ عبداللہ حسین کے ناول ''باگھ'' میں سیاسی، رومانی اور معاشرتی مسائل کا انسلاک	محسن خالد محسنؔ/ عظمیٰ نورین/ امامہ ریاست	۹۹
۸۔ سرسیّد احمد خان اور علامہ محمد اقبال کی غرب شناسی کا تقابلی جائزہ	ڈاکٹر محمد اصغر سیال/ ڈاکٹر محمد رفیق الاسلام	۱۲۰
۹۔ ڈاکٹر خیال امروہوی کی شاعری کا جمالیاتی طرزِ احساس	ڈاکٹر محمد افضل صفی	۱۴۵
۱۰۔ بچوں کا ادب اور مجلّاتی صحافت: جدید ٹیکنالوجی کے تناظر میں	محمد طارق خان/ محمد ریاض	۱۶۰

اِس شمارے کے مقالہ نگار

(بترتیبِ حروفِ تہجی)

۱۔ آمنہ سیّد	پی ایچ ڈی اسکالر، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد
۲۔ ارم صبا، ڈاکٹر	اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو زبان و ادب، فاطمہ جناح ویمن یونی ورسٹی، راول پنڈی
۳۔ امامہ ریاست	پی ایچ ڈی اسکالر، شعبۂ اردو، ناردرن یونی ورسٹی، نوشہرہ
۴۔ رابعہ سرفراز، ڈاکٹر	اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی، فیصل آباد
۵۔ سمیرا اکبر، ڈاکٹر	اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی، فیصل آباد
۶۔ سیّد کامران عباسی کاظمی	صدر، شعبۂ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد
۷۔ شگفتہ فردوس، ڈاکٹر	اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو زبان و ادب، فاطمہ جناح ویمن یونی ورسٹی، راول پنڈی
۸۔ شمائل جبین	پی ایچ ڈی اسکالر، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد
۹۔ عامر بشیر	ریسرچ اسکالر، رفاہ انٹرنیشنل یونی ورسٹی، فیصل آباد کیمپس
۱۰۔ عبدالعزیز ملک، ڈاکٹر	اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی، فیصل آباد
۱۱۔ عذرا یاسمین، ڈاکٹر	پرنسپل، گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، تحصیل شجاع آباد، ملتان
۱۲۔ عظمیٰ نورین	لیکچرر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ ویمن یونی ورسٹی، سیال کوٹ
۱۳۔ محسن خالد محسن	لیکچرر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ شاہ حسین ایسوسی ایٹ کالج، لاہور
۱۴۔ محمد اصغر سیال، ڈاکٹر	اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اقبالیات، دی اسلامیہ یونی ورسٹی، بہاول پور
۱۵۔ محمد افضل صفی، ڈاکٹر	اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ گریجویٹ کالج، کرور لعل عیسن
۱۶۔ محمد رفیق الاسلام، ڈاکٹر	صدر نشین، شعبۂ اقبالیات، دی اسلامیہ یونی ورسٹی، بہاول پور
۱۷۔ محمد ریاض	اسسٹنٹ پروفیسر، انسٹی ٹیوٹ آف میڈیا سائنسز، رفاہ انٹرنیشنل یونی ورسٹی، اسلام آباد
۱۸۔ محمد زاہد عمر، ڈاکٹر	لیکچرر، پنجاب کالج، راول پنڈی
۱۹۔ محمد طارق خان	ریسرچ اسکالر، شعبۂ اردو، جامعہ کراچی

اداریہ

الحمد للہ!امتزاج کا اکیسواں شمارہ آن لائن ہونے جا رہا ہے۔ اور ہم ۲۰۲۴ء کے ششماہی کے قریب کھڑے ہیں۔ گذشتہ سالوں میں جتنی تیزی سے حالات اور واقعات تبدیل ہورہے ہیں، پے در پے سانحات اور افراتفری کے اس دور میں تخلیقی دنیا میں مصنوعی ذہانت نے انقلاب برپا کر دیا ہے۔اس سال کی ابتدا سے ہی تحقیق اور تدریس کی دنیا میں جو موضوع سب سے زیادہ زیر بحث رہا ہے وہ مصنوعی ذہانت یعنی AI (artificial intelligence) ہے۔تحقیق کے طریقہ کار میں AI نے ڈیٹا اکٹھا کرنے، تجزیہ کرنے اور اس کی تشریح کرنے کے طریقوں میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ تحقیقی موادجمع کرنے اور اسے مرتب کرنے کی صلاحیت میں AI ٹیکنالوجی نے زبردست اضافہ کیا ہے۔ محققین اب ایک خودکار نظام کے ذریعے مختلف ذرائع سے بہت زیادہ مواد، بے مثال رفتار اور درستی کے ساتھ جمع کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ اب مشین لرننگ ماڈلز کے ذریعے ہم پیچیدہ ڈیٹا یا متون میں چھپے ہوئے اسلوب کو دریافت کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کسی متن کا تجزیہ کر کے مشین لرننگ ماڈل ایسے جملوں یا الفاظ کے مجموعے ڈھال سکتے ہیں جو متن کے اسلوب سے میل تو کھاتے ہوں لیکن اصل متن کا حصہ نا ہوں۔ طب، انجینئرنگ ، معاشیات ہر شعبے کو AI تبدیل کر رہی ہیں ۔اس تبدیلی کے ساتھ اخلاقی اور عملی چیلنجز بھی سامنے آتے ہیں۔مصنوعی ذہانت سے فوائد حاصل کرنے کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ ہم اس کے ساتھ آنے والے اخلاقی اور عملی چیلنجوں کو سمجھداری سے حل کریں۔

مصنوعی ذہانت کئی جہات میں کام کررہی ہے یہ نہ صرف سائنس اور ٹیکنالوجی بلکہ فنونِ لطیفہ مثلاً شاعری، موسیقی اور مصوری جیسے تخلیقی اور تخیلاتی علوم کو بھی اپنی گرفت میں لے رہی ہے۔ اس تیز رفتار ترقی کے ساتھ یہ ذہنوں میں کچھ سوالات بھی پیدا کررہی ہے۔کیا یہ مصنوعی ذہانت انسان کی حقیقی ذہانت کا مقابلہ کرسکتی ہے؟ یا سوچ کے وہ تمام تخلیقی زاویے جو انسان تک مخصوص ہیں کیا اب ان کا متبادل موجود ہے؟کیا اس کے ذریعے جذبات اور احساسات کا اظہار کیا جا سکتا ہے؟ کیا یہ ہمارے درد کومحسوس کرسکتی ہے؟ اگر ایک مصنوعی ذہانت کی مشین زبان اورمتن کے استعمال سے تخیل کی گرہیں کھول سکےتو ادب اور ادیب کا کیا مستقبل ہوگا؟کیا یہ مشینی ذہانت واقعتاً اس پیچیدہ نظام کوسمجھ سکتی ہے جو ادیب سے ادب تخلیق کرواتا ہے۔؟کیا یہ مصنوعی ذہانت کسی شاعر یا ادیب کے مخصوص اسلوب کا پیٹرن دریافت کرنے کے بعد اسی معیار کا ادب تخلیق کرسکتی ہے؟ان سوالات کے جواب ہمیں آنے والے وقت میں ملیں گے۔ فی الوقت یہی کہا

جا سکتا ہے کہ مصنّفین اور محققین کے پاس اس کے سوا کوئی اور راستہ نہیں ہے کہ وہ مصنوعی ذہانت کو ایک طاقت ور امدادی شے کے طور پر قبول کریں اور اس ضمن میں تازہ ترین پیش رفت سے باخبر رہیں۔

اردو زبان و ادب سے وابستہ محققین، مدرسین اور طالب علموں کے لیے ضروری ہے کہ وہ نا صرف مصنوعی ذہانت سے مکمل واقفیت حاصل کریں بلکہ اس کا بھر پور استعمال بھی کریں تا کہ اردو میں تحقیق، تنقید اور تخلیق کے نئے امکانات تلاش کیے جا سکیں۔ یہی نہیں ہمیں AI سے جڑے اخلاقی مباحثوں میں حصہ لینا ہوگا تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ یہ ٹیکنالوجی انسانی تخلیقی صلاحیتوں اور دانشورانہ ملکیت کا احترام برقرار رکھے۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بات پر غور کیا جائے کہ یہ مصنوعی ذہانت ادب میں کیا پیش رفت لا سکتی ہے اور اس کے کون کون سے طریقے ادب کے لیے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ہر زبان کا ادب اپنے عہد کے تغیرات کا امین ہوتا ہے۔ اردو ادب بھی اس نئی ٹیکنا لوجی کا اثر قبول کر رہا ہے لیکن سوچنا یہ ہے کہ اس کی حد کہاں تک ہے؟

پروفیسر ڈاکٹر عظمیٰ فرمان

(مدیرِ اعلیٰ)